سوال

(78) شہید کی نماز جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے کچھ ساتھی جو کشمیر میں شہید ہوئے ہیں ہم نے ان کی نماز جنازہ کیلیۓ اپنی مولوی صاحب سے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شہید ہو جاتے ہیں ، ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چھائے ۔ قرآن وسنت کیر وسے واضھ کہ شہید اگر جنازہ پڑھ لیا جائے تو کیا درست ہے یا نہیں ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شہید کی نماز جنازہ نہ ضروری ہے اور نہ ناجائز۔ بلکہ اس کا پڑھنا بھی جائز ہے اور نہ پڑھنا بھی ۔ دونوں کی طرح کی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ شہداء کا جنازہ پڑھنے کے متعلق چند ایک احادیث کا ذکر کرتا ہوں :

عن شداد بن الهاد أن رجلا من الأعراب جاء إلى النبى صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه ثم قال أهاجر معك فلبثوا قليلا ثم نهضوا فى قتال العدو فأتى به النبى صلى الله عليه وسلم يحمل قد أصابه سهم ... ثن كفنه صلى الله عليه وسلم فى جبته ثم قدمه فصلى عليه .))

'' سیدنا شداد بن الهاد سے روایت ہے کہ ایک بدوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ پرھ وہ شخص جنگ میں شہید ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ ڑھی '' ۔

یہ حدیث صحیح ہے اور امام نسائی کی السنن الکبری (۲۰۸۰) ۶۳۴۱/ ۱ اور امام طحاوی کیش رح معانی الاثار ۲۹۱/ ۱ ، مستدرک حاکم ۳/۵۹۵ ۔ ۵۹۶ اور بیہقی ۴/۱۵ ۔ ۱۶ میں موجود ہے ۔

(عن عبد الله بن الزبير : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر يوم أحد بحمزة فسجى ببردة ثم صلى عليه فكبر تسع تكبيرات ثم أتى بالقتلى يصفون ويصلى عليهم وعليه معهم))

'' سیدنا عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن سیدنا حمزہ کے متعلق حکم دیا۔ پس انہیں ایک چادر میں چھپا دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی تو نکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی ۔ پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ کی نماز بھی ادا فرماتے رہے '' ۔ (طحاوی ۲۹۰/۱)

امام بخاری نے بخاری کتاب لاجنائز باب الصلاة علی الشهید میں عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے :

((أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی أہل أحد صلاتہ علی المیت...))

"ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت پر نماز ادا کرتے تھے"۔

(بخاری ۳۰۲، ۲۸۰، ۲۷۹/۷، ۳/۱۶۴، مسلم ۲۷/۷، احمد ۱۵۳، ۱۴۹/۴ طحاوی ۲۹۰/۱، دار قطنی ۱۹۷، السنن الکبریٰ للنسائی ۲۳۵/۱ (۲۰۸۱)

امام ابن حزم، امام احمد بن جنبل، امام ابن قیم اور لعماء اہلحدیث نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے جس کی تفصیل تحفۃ الاحوذی ۱۴۸۹/۲، نیل ۴۸/۴، المغنی ۲۹۵/۳ وغیرہ میں ہے۔
امام ابن قیم نے تہذیب السنن ۲۹۵/۴ میں فرمایا ہے۔

((والصواب فی المسألۃ أنہ مخیر بین الصلاۃ علیھم وترکھا لمجیء الآثار بکل وھذا احدی الروایات عن الإمام أحمد وھی الألیق بأصولہ ومذہبہ))

"مذکورہ بالا مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے اور ترک کرنے میں اختیار ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک کے متعلق آثار مری ہیں اور امام احمد سے بھی ایک روایت اس طرح مروی ہے اور ان کے اصول و مذہب کے زیادہ مناسب ہے"۔

دور حاضر کے محدث علماہ البانی حفظہ اللہ کی رائے اس مسئلہ میں یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ جنازہ دُعا اور عبادت ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ